جدید سائنس اور سودی بینکاری کی اسلام کاری [دوسری قسط]

مائیکل مین، گلین ڈی پیج اور رومیل نے یوروپی قوموں کی درندگی کے جو اعداد و شمار جمع کیے ہیں وہ نہایت خوفناک ہیں اس درندگی سے ہی جدید سائنس کا ظہور ہوا ہے کیونکہ درندگی کے باعث کھربوں روپے ہاتھ آئے جس سے سائنس کا انقلاب پھوٹ پڑا۔ رومیل کے مطابق:

In total, during the first eighty-eight years of this century, almost 170,000,000 men, women, and children have been shot, beaten, tortured, knifed, burned, starved, frozen, crushed, or worked to death; or buried alive, drowned, hung, bombed, or killed in any other of the myriad, ways governments have inflicted death on unarmed, helpless citizens or foreigners. The dead even could conceivably be near 360,000,000 people.

جنگوں اور خانہ جنگوں میں: بیس کروڑ تیس لاکھ قتل ہوئے۔ ہٹلر نے ۲ کروڑ دس لاکھ یہودیوں کو قتل کیا اور چھ کروڑ بیس لاکھ روسی شہری قتل ہوئے۔ بیسویں صدی کے ڈیموسائیڈ میں ایک کروڑ پاس لاکھ لوگ قتل کیے گئے۔ روس کے بیگاری نظام نے چار کروڑ لوگوں کی جانیں لی۔ روس میں چار کروڑ لوگ صرف ستر سال کے عرصے میں ہلاک ہوئے جب کہ امریکی استعمار نے پچاس سال کے عرصے میں ۹ کروڑ سرخ ہندیوں کو جو امریکا کے اصل باشندے تھے۔ روئے زمین سے مٹا دیا۔ چینی شہنشائیتوں ہیونگ، ہان، تانگ، سانگ کے ہاتھوں چین کے ۲۰ کروڑ باشندے پانچ سو سال کے دوران ہلاک کیے گئے۔ شرمان عسکری چیف آف اسٹاف تھا اس نے ۱۸۶۶ء کی جنگ میں اپنی چالوں کو اس طرح بیان کیا ’’میرے خیال میں اگر ہم پچاس سرخ ہندیوں کو آرکنساس اور پلیٹ کے درمیان چھوڑ دیں تو ہمیں ہر اسٹیشن، ہر سڑک، ہر ریل گاڑی کی حفاظت کرنی پڑے گی۔ پچاس شرپسند سرخ ہندیوں کے لیے تین ہزار

فوجی تعینات کرنے پڑیں گے۔اس سے بہتر ہے کہ جتنا جلد ممکن ہوان سے نجات حاصل کرلی جائے۔یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ان کو بہلا پھسلا کر بے دخل کردیا جائے یا پھر قتل کردیا جائے''۔

شرمان کے ماتحت افسر جنرل Sanborn نسل کشی کی اس حکمت عملی پر سخت برہم تھا۔ سیکریٹری داخلہ کو ایک خط میں اس نے لکھا:

''ہماری جیسی طاقت ور قوم کے لیے، چند خانہ بدوشوں سے ایسے حالات میں گھرے ہوئے لوگوں سے جنگ جاری رکھنا قابل شرم ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس نے ہمیں، ہماری آئندہ نسلوں اور پوری انسانیت کی نظروں میں ہمیشہ کے لیے گرادیا ہے''۔

روز ویلٹ کے خیال میں مردہ ہندی بہترین آدمی تھا۔''تمام جنگوں میں سب سے عظیم جنگ وہ ہے جو وحشیوں کے خلاف ہے میرے خیال میں بہترین سرخ ہندی وہ ہیں جو مر چکے ہیں اور میرا خیال ہے کہ دس میں سے نو ہلاک ہو چکے ہیں۔اور دسویں کے بارے میں مجھے کوئی جستجو نہیں ہے۔

سرخ ہندیوں سے نفرت کرتا تھا اس نفرت کا اظہار لنکن نے ۱۸۶۳ء میں وائٹ ہاؤس میں ایک قبائلی وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

''پیلے چہرے والے لوگ لاتعداد اور خوشحال ہیں وہ زمین پر کاشت کاری کرتے ہیں۔اور اپنی روٹی پیدا کر کے کھاتے ہیں اور وہ شکار کے کھیل کے بجائے زمین کی پیداوار پر انحصار کرتے ہیں۔وہ سرخ ہندی نسل کے برخلاف ایک ایسی نسل سے تعلق رکھتے ہیں جو ایک دوسرے کو قتل کرنا اور ایک دوسرے سے لڑنا پسند نہیں کرتی''۔

ایک اور موقع پر امریکی صدر جیکسن نے سرخ ہندیوں کو''دھوکہ باز''اور اذیت پسند'' کا طعنہ دیا اس نے اعلان کیا کہ''ہمارے مقتولین کا سر حفاظت سے رکھا ہے۔وہ یہ کہتا تھا کہ ہندیوں سے ڈرنا ان سے محبت کرنے سے بہتر ہے۔اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ سرخ ہندی بچوں اور عورتوں کو بھی قتل کردیں۔ایسا نہ کرنا بھیڑیے کو جھولے میں کھلانے کے مترادف ہوگا یہ جانے بغیر کہ وہ کب بھیڑیا بن کر کچھار میں جا پہنچے۔

واشنگٹن نے کہا کہ سرخ ہندیوں پر حملہ کر وان کی آبادی تباہ و برباد کر دو ان کی تمام باقیات کے خاتمے تک امن کا کوئی نغمہ سننے کی ضرورت نہیں ہے''۔اس نے سرخ ہندیوں کو بھیڑیوں سے تشبیہہ دی کہ دونوں وحشی شکاری ہیں صرف شکلوں کا فرق ہے۔

جیفرسن مسلسل حکم دیتا کہ دشمن قبیلوں کی جڑیں کاٹ دو یا پھر انھیں مسی سپی کے پار دھکیل دو اس کا کہنا تھا کہ ان وحشی قبیلوں کے مکمل خاتمے کے سوا کوئی بات اہم نہیں ہے یہی ان کے نکال باہر کیے جانے کا وقت ہے ان کی وحشی حرکتیں قتل عام کا جواز ہیں۔اگر ہم ان پر ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہوئے تو ہم اسے ان کے مکمل خاتمے تک نیچے نہیں رکھ سکیں گے۔

جیفرسن نے سفید فاموں کے زمینوں پر قبضے کی مکمل پشت پناہی کی اس کے دور صدارت میں دو لاکھ مربع میل سرخ ہندی زمینوں پر اس کے کارندوں نے قبضہ کیا۔

اس قبضے کے لیے جیفرسن کا فرمودہ تھا کہ وہ سرخ ہندیوں کو قرضے میں جکڑتے اور پھر اس کے بدلے وہ انھیں اپنی زیر ملکیت زمین بیچنے پر راضی کر لیتے ،اس طرح سرخ ہندی اپنی آبائی شکار کی زمین سے محروم ہوتے گئے۔

اسٹینرڈ کے مطابق پندرھویں صدی کے اختتام پر کرۂ ارض پر دس کروڑ سے زیادہ افراد بستے تھے اور چند صدیوں کے بعد ان کی تعداد تقریباً ۵۰ لاکھ رہ گئی لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ ساڑھے نو کروڑ لوگ کہاں چلے گئے۔مائیکل مین کی کتاب Dark Side of Democracy اس موضوع پر ہلکی سی روشنی ڈالتی ہے۔

☆جدید سائنس کی بنیاد نوآبادیات کی لوٹ پر

☆بلاسود بینکاری پر اجماع امت نہ ہوسکا

☆بلاسود بینکاری کی حقیقت: شرعی محاکمہ